اتوار | 22۔ ستمبر 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 215 | اتوار 8 جمادی الاول 1417ھ 22 تبوک 1375ہش 22 ستمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اَصل بات یہ ہے کہ انسان کو اپنی صفائی کرنی چاہئے۔ صرف زبان سے کہہ دینا کہ میں نے بیعت کر لی ہے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا جب تک عملی طور سے کچھ کر کے نہ دکھلایا جاوے۔ صرف زبان کچھ نہیں بنا سکتی۔ کلام الٰہی میں آیا ہے کہ (-) یہ وقت ہے کہ سابقون میں داخل ہو جاؤ یعنی ہر نیکی کے کرنے میں سبقت لے جاؤ۔ اعمال ہی کام آتے ہیں۔ زبانی لاف و گزاف کسی کام کی نہیں۔ دیکھو حضرت فاطمہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ فاطمہ اپنی جان کا خود فکر کر لے میں تیرے کسی کام نہیں آسکتا۔ بھلا خدا کا کسی سے رشتہ تو نہیں۔ وہاں یہ نہیں پوچھا جاوے گا کہ تیرا باپ کون ہے بلکہ اعمال کی پرسش ہوگی۔

انسان میں کئی قسم کے گناہ، کسل، کبر، سستیاں اور باریک در باریک گناہ ہوتے ہیں ان سب سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 453)

ہماری قربانیوں سے آئندہ نسلیں فائدہ اٹھائیں گی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جس طرح ترقی اور عزت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک فردی اور ایک قومی اسی طرح قربانیاں بھی دو طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک فردی اور ایک قومی۔ فردی ترقی میں بھی ایک انسان اپنی راتیں اپنا آرام قربان کر کے علم حاصل کرتا ہے۔ اور پھر وہ جج بنتا ہے۔ یا کوئی اور بڑا عہدہ اس کو مل جاتا ہے۔ یا اس نے تجارت کی اور اپنی عقل اور خرد سے اسے اس طرح چلایا کہ وہ کروڑ پتی ہو گیا اور اپنی ذات میں اس نے ترقی حاصل کر لی۔ جس سے بہت بڑی عزت پا گیا۔ لیکن ایک شخص ہے جس نے اپنا وقت اپنی راتیں اپنا آرام قربان کر کے علم حاصل کیا۔ اگر وہ چاہے تو ذاتی طور پر اس کو بڑے بڑے عہدے مل سکتے ہیں اور وہ کافی ترقی کر سکتا ہے۔ لیکن وہ اپنے فوائد کو قوم کے لئے قربان کر دیتا ہے۔ اسے خیال آتا ہے کہ میرے ملک میں تعلیم نہیں۔ وہ انگلستان سے اس امر میں بہت پیچھے ہے۔ اپنی تعلیم پر ہزاروں روپیہ خرچ کرنے کے بعد اپنے گاؤں میں آکر مدرسہ کھول دیتا ہے۔ اور اس بات پر راضی ہو جاتا ہے کہ گاؤں کے لوگ ایک پرائمری سکول کے معلم کی طرح اس کو روٹی کپڑا دے دیں۔ اس گاؤں کے لڑکوں کو تعلیم دینی شروع کر دیتا ہے۔ اور اس طرح ان کو اعلیٰ درجہ پر پہنچا دیتا ہے۔ گو اس قربانی کا فائدہ اس کی اپنی ذات کو نہیں ملے گا۔ لیکن آئندہ نسلیں یہ ضرور کہیں گی کہ یہ گاؤں بڑے تعلیم یافتہ لوگوں کا گاؤں ہے اور ان لوگوں کو خاص عزت اور وقعت کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ اس طرح اس کی قربانی کا فائدہ اس کی ذات کو نہیں ملے گا۔ لیکن اس کی قربانی کی وجہ سے اس کے گاؤں کے لوگوں کو قومی عزت ضرور حاصل ہو جائے گی۔

ایک بوڑھے کی ایک حکایت مشہور ہے۔ کہ وہ کوئی ایسا درخت لگا رہا تھا۔ جو تیس چالیس سال کے بعد پھل دیتا تھا۔ بادشاہ کا وہاں سے گزر ہوا۔ اس نے کہا بوڑھے تو ایسا درخت لگا رہا ہے۔ جس کے پھل دینے سے پہلے تو مر جائے گا۔

باقی صفحہ 7 پر

شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم ڈاکٹر حافظ مسعود صاحب سرگودھا انتقال فرما گئے

○ محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب ابن حضرت بھائی محمود احمد صاحب طویل علالت کے بعد 18 ستمبر 1996ء دوپہر پونے تین بجے بعمر 74 سال انتقال کر گئے 19 ستمبر کو بعد فجر محترم مرزا عبدالحق صاحب نے سرگودھا میں جنازہ پڑھایا جس میں جماعت کے کثیر احباب نے شرکت کی ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اسی روز محترم مرزا عبدالحق صاحب نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں جنازہ پڑھایا۔ جس میں ربوہ اور سرگودھا سے آئے ہوئے احباب جماعت نے شرکت کی۔ آپ موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیز مکرم رشید احمد صاحب مقیم جرمنی ابن مکرم مولانا عبدالباسط صاحب شاہد کو مورخہ 96-9-11 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام ھانیہ احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد جمیل انور صاحب کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین بنائے اور دینی و دنیوی حسنات سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم لطیف احمد صاحب نائب وکیل المال ثانی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالو مکرم میجر اسلم حیات خان صاحب تھیم آف حافظ آباد (ابن حضرت حافظ محمد حیات صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) جو مکرم چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب بیرسٹر وکیل القانون تحریک جدید (وفات یافتہ) کے ہم زلف تھے مختصر علالت کے بعد راولپنڈی میں 15-ستمبر 96ء کو وفات پا گئے۔ اگلے روز ان کے بیٹے چوہدری نعیم حیات صاحب ان کی میت ربوہ لے کر آئے اور بعد عشاء بیت مبارک میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے ان کا جنازہ پڑھایا اور قبرستان قطعہ نمبر1 میں تدفین پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے دعا کروائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرمہ بشریٰ نواز صاحبہ اہلیہ ملک محمد نواز نتھوکہ (پولیس انسپکٹر سابق کارکن امور عامہ) تحریر کرتی ہیں۔

میرا بھانجا عبدالحی بعمر 30 سال C.M.H راولپنڈی میں داخل ہے۔ حالت تشویشناک ہے احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

○ مکرم شیخ عبادالرحمان عابد صاحب بوجہ یرقان لاہور میں بیمار ہیں۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

22- تبوک 1375 ہش　　22 - ستمبر 1996ء

سچی اطاعت کی ضرورت

کچھ کام انسان آسانی سے کرلیتا ہے اور کچھ کام ایسے ہوتے ہیں کہ جن کے کرنے پر وہ مائل نہیں ہوتا۔ جنہیں پسندیدہ باتیں سمجھتا ہے وہ اس کے لئے آسان ہو جاتی ہیں اور جسے ناپسندیدہ ان معنوں میں کہ وہ مشکل ہیں ان کے کرنے میں اسے انقباض ہوتا ہے۔ اگر اسے کہا جائے کہ یہ بات کرو اور وہ نہ کرو تو وہ سوچنے لگتا ہے کہ میں ان دونوں باتوں میں سے کس پر عمل کروں۔ بعض اوقات اطاعت کی روح بھی سامنے آتی ہے۔ ایسی باتوں کے کرنے میں اطاعت کرتا ہے جو اسے اچھی لگتی ہیں جو اس کی من پسند ہیں چاہے وہ کسی قدر مشکل ہی کیوں نہ ہوں لیکن جو باتیں بظاہر اس کی من پسند نہ ہوں وہ آسان بھی ہوں تو اطاعت کرنا اسے مشکل نظر آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اپنی مرضی سے کام کرنا یا نہ کرنا بالکل الگ بات ہے۔ آپ جو چاہیں کریں اور جو نہ چاہیں نہ کریں لیکن جہاں اطاعت کا سوال پیدا ہوتا ہے وہاں اپنی مرضی کی حدود ختم ہو جاتی ہیں۔ اطاعت اس بات کا نام ہے کہ بات آپ کی من پسند ہے یا من پسند نہیں ہے۔ لیکن کی ضرور جائے۔ کیونکہ اطاعت کی روح یہ ہے کہ جس کی آپ اطاعت کرتے ہیں اس کی بات مانی جائے نہ کہ اس کی بات سنی جائے اور پھر خود فیصلہ کیا جائے کہ کیا کچھ مجھے کرنا ہے اور کیا کچھ کرنے کے لئے میں تیار نہیں ہوں۔ اس کا نام اطاعت نہیں۔ جیسے کہتے ہیں کہ میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو۔ یعنی جو بات اچھی لگی وہ کرلی اور جس کے متعلق دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ اچھی نہیں ہے یا میری استطاعت سے زیادہ طاقت مانگتی ہے میرے لئے مشکل ہے وہ نہ کی۔ محمود غزنوی کا ایک واقعہ آتا ہے کہ اس کے وزراء نے اعتراض کیا کہ ایاز پر کیوں اتنا پیار آتا ہے اور ایاز کو کیوں اتنا اچھا سمجھا جاتا ہے۔ تو محمود نے اس کی اطاعت ہی کا نمونہ دکھانے کے لئے سب سے کہا کہ ایک اونٹ لو اور اسے سیڑھیوں پر سے چھت پر لے جاؤ۔ سب وزراء ہنسے اور کہنے لگے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایاز سے کہا گیا تو اس نے اونٹ کو پکڑا۔ سیڑھیوں کے پاس لے گیا اور کوشش کرتا رہا کہ وہ سیڑھیوں پر چڑھے اور چھت پر چلا جائے۔ سب جانتے ہیں کہ وہ ایسا کر نہیں سکتا تھا۔ لیکن اس نے کہا کہ میں اپنی مرضی سے تو ایسا نہیں کر رہا۔ مجھے تو حکم ملا ہے اور میں اس حکم کی اطاعت میں یہ کام کر رہا ہوں۔

بہرحال اطاعت کا مطلب یہ ہے کہ آپ دل سے چاہیں یا نہ چاہیں جو کام آپ سے کہا گیا ہے وہ کر گزریں۔ ایسا کرنے سے انسان کو بے شک مشکل تو پیش آئے گی۔ لیکن اس کی روح میں ایک روشنی پیدا ہو جائے گی۔ اور اسے اس بات سے لذت آنے لگے گی کہ میں نے اطاعت کی ہے۔ اور اطاعت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے۔ جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو۔ اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی۔ اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔"

دراصل مجاہدات انسان اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ اطاعت میں دوسرے کی مرضی شامل ہوتی ہے اور بعض اوقات اپنی مرضی کے خلاف دوسرے کی مرضی کے مطابق کام کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ ایک مشکل امر ہے لیکن جب تک ایسا نہ کیا جائے اس وقت تک انسان اطاعت گزار نہیں ہو سکتا۔

خدمتِ انسان کی خاطر گزاری زندگی
سچ تو یہ ہے تھی رضائے ذاتِ باری' زندگی
تھا سعادت کی علامت' نام بھی مسعود تھا
نیکیوں ہی میں کٹی ساری کی ساری زندگی

محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب　　ابوالاقبال

○

تُو نے کرم کیا مجھے دستِ دعا دیا
میری زباں کو بھی تو سکھا حرفِ مدّعا

بندہ خدا سے عشق کا دعویٰ کرے تو کیا
اک رحمتِ تمام ہے اک سر بسر خطا

بیٹھے ہیں زیرِ سایۂ دیوارِ یار ہم
لیکن تپشِ جاں کا مداوا نہ ہو سکا

دل کی کلی تو ہو نہ سکی وا تمام عمر
اے گردشِ زمانہ کوئی اور گُل کھلا

جب بال و پر میں طاقتِ پرواز ہی نہ تھی
اس وقت ہم قفس سے رہا بھی ہوئے تو کیا

اے دوست جس سے ہجر کی شب کاٹ لے یہ دل
اچھی سی بات اچھے دنوں کی کوئی سُنا

اب دیکھنا ہے کون پہنچتا ہے کس کے پاس
جود و سخا تری کہ مرا دستِ نارسا

لب بستہ ان کی بزم میں ناہیدؔ کیوں رہا
شائد کہ یہ بھی ایک تقاضا حیا کا تھا

عبدالمنان ناہیدؔ

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

فارم وعدہ جات کے جملہ کالم پر کیجئے

○ مرکز میں وعدہ جات تحریک جدید بھجواتے وقت نام ولدیت ماہوار آمد ذیلی تنظیم اور چند

تحریک جدید کے دفتر کے اندراج کے لئے فارم میں کالم موجود ہیں ہر کالم کو پر کرنے کا خاص خیال رکھا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

استغفار کے حقیقی اور اصلی معنے یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے۔ اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غفر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔ لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنے اور بھی وسیع کئے گئے ہیں۔ اور یہ بھی مراد کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہو ڈھانک لے۔ لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہیں۔ کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے۔ اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے۔ اور اپنی روشنی سے روشنی دے کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا۔ بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے۔ ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے۔ یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ پس جبکہ خدا کا نام قیوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا۔ اس لئے انسان کے لئے لازم ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعہ بگڑنے سے بچاوے۔

پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تھی جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے... وہ خالق بھی ہے اور قیوم بھی۔ اور جب انسان پیدا ہو گیا تو خالقیت کا کام تو پورا ہو گیا مگر قیومیت کا کام ہمیشہ کے لئے ہے۔ اس لئے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی۔ غرض خدا کی ہر ایک صفت کے لئے ایک فیض ہے۔ اور استغفار صفت قیومیت کا فیض حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی اس بات کی مدد چاہتے ہیں کہ تیری قیومیت اور ربوبیت ہمیں مدد دے۔ اور ہمیں ٹھوکر سے بچاوے تا ایسا نہ ہو کہ کمزوری ظہور میں آوے اور ہم عبادت نہ کر سکیں۔

اس تمام تفصیل سے ظاہر ہے کہ استغفار کی درخواست کے اصل معنی یہی ہیں کہ وہ اس لئے نہیں ہوتی کہ کوئی حق فوت ہو گیا ہے۔ بلکہ اس خواہش سے ہوتی ہے کہ کوئی حق فوت نہ ہو۔ اور انسانی فطرت اپنے تئیں کمزور دیکھ کر طبعاً خدا سے طاقت طلب کرتی ہے جیسا کہ بچہ ماں سے دودھ طلب کرتا ہے۔ پس جیسا کہ خدا نے ابتداء سے انسان کو زبان، آنکھ، دل، کان وغیرہ عطا کئے ہیں ایسا ہی استغفار کی خواہش بھی ابتداء سے ہی عطا کی ہے۔ اور اس کو محسوس کرایا ہے کہ وہ اپنے وجود کے ساتھ خدا سے مدد پانے کا محتاج ہے۔

○○○

واضح ہو کہ نشان دو قسم کے ہوتے ہیں

(1) نشان تخویف و تعذیب جن کو قہری نشان بھی کہہ سکتے ہیں۔

(2) نشان تبشیر و تسکین جن کو نشان رحمت سے بھی موسوم کر سکتے ہیں۔

تخویف کے نشان سخت کافروں اور کج دلوں اور نافرمانوں اور بے ایمانوں اور فرعونی طبیعت والوں کے لئے ظاہر کئے جاتے ہیں۔ تا وہ ڈریں اور خدا تعالیٰ کی قہری اور جلالی ہیبت ان کے دلوں پر طاری ہو اور تبشیر کے نشان ان حق کے طالبوں اور مخلص (صاحب ایمان) اور سچائی کے متلاشیوں کے لئے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ جو دلوں کی غربت اور فروتنی سے کامل یقین اور زیادت ایمان کے طلبگار ہیں اور تبشیر کے نشانوں سے ڈرانا اور دھمکانا مقصود نہیں ہوتا بلکہ اپنے ان مطیع بندوں کو مطمئن کرنا اور ایمانی اور یقینی حالات میں ترقی دینا اور ان کے مضطرب سینے پر دست شفقت و تسلی رکھنا مقصود ہوتا ہے۔ سو (صاحب ایمان) کلام الٰہی کے وسیلہ سے ہمیشہ تبشیر کے نشان پاتا رہتا ہے۔ اور ایمان اور یقین میں ترقی کرتا جاتا ہے۔ تبشیر کے نشانوں سے (صاحب ایمان) کو تسلی ملتی ہے۔ اور وہ اضطراب جو فطرتاً انسان میں ہے جاتا رہتا ہے۔ اور سکینت دل پر نازل ہوتی ہے۔ (صاحب ایمان) بہ برکت اتباع کتاب اللہ اپنی عمر کے آخری دن تک تبشیر کے نشانوں کو پاتا رہتا ہے اور تسکین اور آرام بخشنے والے نشان اس پر نازل ہوتے رہتے ہیں تا وہ یقین اور معرفت میں بے نہایت ترقیاں کرتا جائے اور حق الیقین تک پہنچ جائے۔ اور تبشیر کے نشانوں میں ایک لطف یہ ہوتا ہے کہ جیسے (صاحب ایمان) ان کے نزول سے یقین اور معرفت اور قوت ایمان میں ترقی کرتا ہے ایسا ہی وہ بوجہ مشاہدہ آلاء و نعماء الٰہی و احسانات ظاہرہ و باطنہ و جلیہ و خفیہ حضرت باری عزاسمہ جو تبشیر کے نشانوں میں بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ محبت و عشق میں بھی دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ سو حقیقت میں عظیم الشان اور قوی الاثر اور مبارک اور موصل الٰہی الی المقصود تبشیر کے نشان ہی ہوتے ہیں۔ جو سالک کو معرفت کاملہ اور محبت ذاتیہ کی اس مقام تک پہنچا دیتے ہیں جو اولیاء اللہ کے لئے منتہی المقامات ہے۔

جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔ اور ہمیشہ میری تحریر گو عربی ہو یا اردو یا فارسی دو حصہ پر منقسم ہوتی ہے۔ ایک تو یہ کہ بڑی سہولت سے سلسلہ الفاظ اور معانی کا میرے سامنے آتا جاتا ہے اور میں اس کو لکھتا جاتا ہوں اور گو اس تحریر میں کوئی مشقت اٹھانی نہیں پڑتی مگر دراصل وہ سلسلہ میری دماغی طاقت سے کچھ زیادہ نہیں ہوتا۔ یعنی الفاظ اور معانی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی ایک خاص رنگ میں تائید نہ ہوتی تب بھی اس کے فضل کے ساتھ ممکن تھا کہ اس کی معمولی تائید کی برکت سے جو لازمہ فطرت خواص انسانی ہے کسی قدر مشقت اٹھا کر اور بہت سا وقت لے کر ان مضامین کو میں لکھ سکتا۔ واللہ اعلم۔

دوسرا حصہ میری تحریر کا محض خارق عادت کے طور پر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جب میں مثلاً ایک عربی عبارت لکھتا ہوں اور سلسلہ عبارت میں بعض ایسے الفاظ کی حاجت پڑتی ہے کہ وہ مجھے معلوم نہیں ہیں تب ان کی نسبت خدا تعالیٰ کی (-) رہنمائی کرتی ہے۔ اور ...... میرے دل میں ڈالتا ہے۔ اور زبان پر جاری کرتا ہے اور اس وقت میں اپنی حس سے غائب ہوتا ہوں۔ مثلاً عربی عبارت کے سلسلہ تحریر میں مجھے ایک لفظ کی ضرورت پڑی جو ٹھیک بسیاری عیال کا ترجمہ ہے اور وہ مجھے معلوم نہیں۔ اور سلسلہ عبارت اس کا محتاج ہے تو فی الفور دل میں (-) کی طرح لفظ ضعف ڈالا گیا جس کے معنی ہیں بسیاری عیال یا مثلاً سلسلہ تحریر میں مجھے ایسے لفظ کی ضرورت ہوئی جس کے معنے ہیں غم و غصہ سے چپ ہو جانا۔ اور مجھے وہ لفظ معلوم نہیں تو فی الفور دل پر (-) ہوئی کہ وجوم۔ ایسا ہی عربی فقرات کا حال ہے۔ عربی تحریروں کے وقت میں صدہا بنے بنائے فقرات (-) کی طرح دل پر وارد ہوتے ہیں۔ اور یا یہ کہ کوئی فرشتہ ایک کاغذ پر لکھے ہوئے وہ فقرات دکھا دیتا ہے اور بعض فقرات آیات کلام الٰہی ہوتے ہیں یا ان کے مشابہ کچھ تھوڑے تصرف سے۔ اور بعض اوقات کچھ مدت کے بعد پتہ لگتا ہے کہ فلاں عربی فقرہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے برنگ (-) القا ہوا تھا وہ فلاں کتاب میں موجود ہے۔ چونکہ ہر ایک چیز کا خدا مالک ہے اس لئے وہ یہ بھی اختیار رکھتا ہے کہ کوئی عمدہ فقرہ کسی کتاب کا یا کوئی عمدہ شعر کسی دیوان کا میرے دل پر نازل کرے۔ یہ تو زبان عربی کے متعلق بیان ہے۔ مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض (-) مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا۔ اور مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہی عادت اللہ میرے ساتھ ہے۔ اور یہ نشانوں کی قسم میں سے ایک نشان ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ جو مختلف پیرایوں میں امور غیبیہ میرے پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور میرے خدا کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کہ کوئی کلمہ جو میرے پر بطور (-) القا ہو وہ کسی عربی انگریزی یا سنسکرت کی کتاب میں درج ہو۔ کیونکہ میرے لئے وہ غیب محض ہے۔

ایک اچھی بات

مصیبت اور دکھ ایمان کا ایک کامل معیار ہے اسی سے پہچانا جاتا ہے کہ کون صبر کرتا ہے صبر کیا ہے یہ بھی ایمان ہی کا نتیجہ ہے مصیبتوں میں جب صاحب ایمان صبر کرتا ہے یہ صبر بھی ایک نئے رنگ کا صبر معلوم ہوتا ہے۔

خدا نے جو انسان کو اپنی طرف بلایا ہے تو اسی لئے اس نے پہلے سے پرستش اور عشق کے مناسب حال قوتیں اس میں رکھ دی ہیں پس وہ قوتیں جو خدا کی طرف سے ہیں خدا کی آواز کو سن لیتی ہیں۔ اسی طرح جب خدا نے چاہا کہ انسان خدا کی معرفت میں ترقی کرے تو اس نے پہلے سے ہی انسانی روح میں معرفت کے حواس پیدا کر رکھے۔ اور اگر وہ پیدا نہ کرتا تو پھر کیوں کر انسان اس کی معرفت حاصل کر سکتا تھا۔ انسان کی روح میں جو کچھ ہے دراصل خدا سے ہے اور وہ خدا کی صفات ہیں جو انسانی آئینہ میں ظاہر ہیں۔ ان میں سے کوئی صفت بری نہیں بلکہ ان کی بد استعمالی اور ان میں افراط تفریط کرنا برا ہے۔ شائد کوئی جلدی سے یہ اعتراض کر دے کہ انسان میں حسد ہے بغض ہے۔ اور دوسری صفات ذمیمہ ہوتی ہیں تو پھر کیوں کر وہ خدا کی طرف سے ہو سکتے ہیں۔ پس واضح رہے کہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ دراصل تمام انسانی اخلاق الٰہی اخلاق کا ظل ہیں۔ کیونکہ انسانی روح خدا سے ہے لیکن کمی یا زیادتی یا بد استعمالی کی وجہ سے وہ صفات ناقص انسانوں میں مکروہ صورت میں دکھائی دیتے ہیں۔ مثلاً حسد انسان میں ایک بہت برا خلق ہے جو چاہتا ہے کہ ایک شخص سے ایک نعمت زائل ہو کر اس کو مل جائے۔ لیکن اصل کیفیت حسد کی صرف اس قدر ہے کہ انسان اپنے کسی کمال کے حصول میں یہ روا نہیں رکھتا کہ اس کمال میں اس کا کوئی شریک بھی ہو۔

پس درحقیقت یہ صفت خدا تعالیٰ کی ہے جو اپنے تئیں ہمیشہ وحدہ لاشریک دیکھنا چاہتا ہے۔ پس ایک قسم کی بد استعمالی سے یہ عمدہ صفت قابل نفرت ہو گئی ہے۔ ورنہ اس طرح پر یہ صفت مذموم نہیں کہ کمال میں سب سے زیادہ سبقت چاہے اور روحانیت میں تفرد اور یکتائی کے درجہ پر اپنے تئیں دیکھنا چاہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری

حضرت استاذ مولانا ابوالعطاء جالندھری جو اپنی غیر معمولی جماعتی خدمات میدان خطابت وصحافت کے شاہسوار۔ دینی علوم اور زبان عربی کے بے بدل ماہر مشہور مناظر۔ عالم باعمل تھے آپ کی سیرت سوانح پر یہ کتاب بہت مفید اور دلچسپ امور پر مشتمل ہونے کے علاوہ ایک عہد کی تاریخ کو بیان کرتی اور بہت سی خوشگوار یادوں کو تازہ کرتی اور بتاتی ہے کہ مسلسل محنت کوشش اطاعت اور دعاؤں کی برکت سے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہونے والا بچہ خالد احمدیت کے قابل رشک مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ اپنے زمانہ طالب علمی کی ابتدائی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے حضرت مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت والد صاحب مجھے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرنے کے چند روز بعد گاؤں واپس تشریف لے گئے۔ میں کچھ عرصہ مہمان خانہ میں رہا پھر بورڈنگ میں داخل ہو گیا۔ میں چونکہ مدرسہ احمدیہ میں ایک ماہ بعد آیا تھا اس لئے طبعی طور پر ساتھیوں سے پیچھے تھا نیز گھر سے دوری کی باعث اداس بھی تھا اس لئے ابتدا میں مجھے دقت پیش آ رہی تھی۔ جماعت کے آخری بنچ پر مجھے اخویم عبدالرحیم صاحب دیانت (حال درویش قادیان) کے ساتھ جگہ ملی تھی۔ جماعت اول کے اساتذہ میں محترم قاری غلام یاسین صاحب کلام الٰہی پڑھاتے تھے محترم ماسٹر مولا بخش صاحب اردو پڑھاتے تھے۔ محترم مرزا برکت علی صاحب حساب پڑھاتے تھے۔ محترم ماسٹر محمد طفیل صاحب انگریزی پڑھاتے تھے اور محترم مولوی محمد جی صاحب صرف نحو پڑھاتے تھے۔ محترم مولوی عبدالرحمان صاحب جٹ (حال امیر جماعت احمدیہ قادیان) عربی ادب پڑھاتے تھے۔ مجھے یاد آیا کہ موخرالذکر استاد مولوی عبدالرحمان صاحب نئے نئے فارغ ہو کر مدرسہ میں مقرر ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی چھڑی ہوتی تھی۔ دروازہ سے داخل ہوتے ہی ازراہ شفقت طالب علم سے چھڑی لگا کر وہ حال پوچھتے تھے۔ حسن اتفاق کی بات کہ میرا اور مکرم عبدالرحیم صاحب کا بنچ دروازے کے ساتھ پہلا بنچ تھا اس لئے شفقت کا آغاز وہیں سے ہوتا۔

تمام اساتذہ محبت اور محنت سے پڑھاتے تھے۔ آج بھی ان محبتوں کو یاد کرکے دل سے دعائیں نکلتی ہیں... اس زمانے کے اساتذہ طلباء کو مدرسہ کے وقت کے علاوہ بھی پڑھانا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ چنانچہ مولوی عبدالرحمان صاحب یہ دیکھ کر کہ میں ذرا تاخیر سے آیا ہوں بورڈنگ ہاؤس میں... بھی مجھے کلام الٰہی پڑھایا کرتے تھے۔ میں یہ باتیں اپنے مدرسہ کے ابتدائی ایام کی لکھ رہا ہوں۔"

(الفرقان نومبر 67ء)

حضرت مولانا صاحب اپنے والدین کے قبول احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

میرے والدین میری ولادت سے دو تین سال پیشتر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے تھے دونوں (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق) تھے۔ میرے خاندان میں احمدیت ننھال سے آئی... ہمارے دادا۔ نے اپنے بیٹے کے احمدی ہو جانے کا بہت برا منایا۔ سخت ناراض ہوئے۔ غصہ میں آکر والدین کو سخت زدوکوب کیا۔ والدہ کے تمام زیورات اتروا لئے اور دونوں کو اپنے مکان سے نکال دیا۔ میرے والد صاحب نے گاؤں کے دوسرے حصہ میں ایک مکان لے کر رہائش اختیار کر لی اور پرچون کی دکان شروع کر دی اور بھی کاروبار تھا۔ گاؤں بھر میں یہی اکیلا گھرانہ احمدی تھا اور ہر قسم کے طعن و تشنیع اور تشدد کا نشانہ تھا لیکن ایمان کی لذت کے نتیجہ میں وہ یہ سب باتیں خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہے۔

اپنے بزرگ والدین کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں۔

سخت مصیبت کے سالوں کے دوران میری ولادت ہوئی اور میرے والد صاحب نے نہایت خلوص سے مجھے وقف کر دیا میں جب بھی اپنے والدین کے حالات پر غور کرتا ہوں اور ان کی انتہائی غربت اور تکلیف کے باوجود ان کے اس جذبہ پر نظر کرتا ہوں کہ وہ ان حالات میں بصد شوق اپنے پہلے بچے کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیتے ہیں تو مجھے کچھ کچھ اس یقین اور (پاکیزہ قوت) کا اندازہ ہوتا ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے غریب سے غریب ایمانداروں میں پیدا کر دی تھی" اس طرح کی پیاری پیاری باتوں سے شروع ہو کر اس کتاب میں حضرت مولانا صاحب کی زندگی بھر کی شاندار خدمات دینیہ اور کامیاب زندگی کے احوال جن میں حضرت مولانا صاحب کے خطاب۔ مناظرے۔ تعلیمی و تدریسی خدمات برصغیر ہند و پاک کے علاقہ کے دینی ضروریات کے لئے کئے گئے سفر۔ بنگلہ دیش میں تربیتی و علمی خدمات۔ یورپ اور ایران کے سفروں کی دلچسپ روئداد بیان ہے۔ اکثر واقعات حضرت مولانا صاحب کی زبانی بیان ہوئے ہیں بعض باتیں ان کے شاگردوں اور مداحوں کی زبانی بھی ہیں جن میں حضرت مولانا صاحب کے دینی شغف اور ذوق شوق۔ سیر چشمی۔ بلند حوصلگی اطاعت امام اور دوسری متعدد نمایاں خوبیوں اور صفات کا ذکر ہے اس

باقی صفحہ 7 پر

ابن العطاء

میرا کالم

اس دفعہ جرمنی کی احمدیہ جماعت کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا کہ انگلستان کا جلسہ سالانہ تو تقریباً وہی حیثیت حاصل کر گیا ہے جو ربوہ کے جلسہ کی تھی۔ کسی قدر کم سہی لیکن بہرحال خاصی تعداد میں احمدی دوست ساری دنیا سے یہاں آتے ہیں اور جلسے کے انتظامات کو سراہتے ہوئے خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ اس جلسہ پر کہ ہمیں بھی ایک دفعہ جانے کا موقعہ ملا ہے۔ علماء کی تقاریر تو سنی ہی جاتی ہیں۔ لیکن حضرت صاحب کی تقاریر روح پرور اور ایمان افزا ہونے کے باعث نہایت لگن سے سنی جاتی ہیں۔ اب تو یہ تقاریر دنیا بھر میں سنی جانے لگی ہیں۔ لیکن ان تقاریر کے علاوہ ایک اور بات جو اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کو حاصل ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت صاحب سے انفرادی یا اجتماعی ملاقات کے دوران یوں معلوم ہوتا ہے کہ دل میں ایک نیا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ جیسے دل کی ہر دھڑکن اس بات کا یقین دلا رہی ہے کہ یہ ملاقات زندگی بخش ہے اور ہر لحاظ سے ایک تبدیلی پیدا کرنے والی بات ہے۔

اس دفعہ ہمارے ساتھ دفتری طور پر تعلق رکھنے والے دو احباب جو جلسہ پر گئے تھے وہ تھے مکرم آغا سیف اللہ خان صاحب اور مکرم قاضی منیر احمد صاحب۔ آغا صاحب جب واپس آئے تو بہت خوش خوش معلوم ہوتے تھے۔ وہ پہلے بھی جلسوں پر جاتے رہے ہیں لیکن اس دفعہ وہ کہنے لگے بہت ہی مزا آیا۔ حضرت صاحب سے بڑی باتیں ہوئیں۔ گھر کے متعلق۔ بچوں کے متعلق۔ زندگی کے مختلف پہلوؤں کے متعلق اور حضرت صاحب نے نہایت محبت کے ساتھ ہاتھ پکڑ کر اور سینے سے لگا کر تصاویر لیں۔ گویا کہ آغا صاحب نے اگرچہ جلسے کے دیگر امور سے بھی لذت اور فرحت حاصل کی لیکن سب سے زیادہ جس بات پر وہ خوش ہوئے اور جو ان کی خوشی کو دوبالا کرتی رہے گی وہ حضرت صاحب سے ملاقات تھی۔

اسی طرح قاضی منیر احمد صاحب جب واپس آئے تو ہنستے مسکراتے دفتر میں داخل ہوئے اور کہنے لگے کہ اس دفعہ حضرت صاحب سے بہت باتیں ہوئیں۔ حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بھی اچھی بات ہے کہ آپ اکثر آ جاتے ہیں یہاں آپ تازہ دم ہو جاتے ہیں اور تازہ دم ہو کر پاکستان جا کر وہاں کے حالات کا مقابلہ کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان اس طرح تازہ دم نہ ہو تو یہاں کی فضا جس میں گھٹن پائی جاتی ہے اس سے انسان افسردہ دل رہے۔ حضرت صاحب سے ملاقات اور جلسے میں شرکت یہ بات واقعی دوستوں کو تازہ دم کر دیتی ہے۔ قاضی صاحب محسوس طور پر تازہ دم معلوم ہوتے تھے وہ دفتر میں داخل ہوتے ہی حضرت صاحب سے ملاقات کا ذکر کرنے لگے اور یوں لگتا تھا کہ ان کا دل بلیوں اچھل رہا ہے اور ان کے اس عزم کا بھی اظہار ہو رہا تھا کہ اگر ممکن ہوا تو وہ ہر سال جلسے پر جا کر جلسے میں شرکت بھی کریں گے اور حضرت صاحب سے ملاقات کرکے تازہ دم بھی ہوں گے۔

جس روز محترم مکرم قاضی منیر احمد صاحب دفتر میں تشریف لائے اور حضرت صاحب کی ملاقاتوں کا ذکر کیا۔ اسی دن لندن سے فیض محمد صادق صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور (حال لندن) کا خط ملا جس میں انہوں نے حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں ان کے لئے) کے متعلق لکھا تھا کہ ان میں ایسی کشش ہے کہ انسان پرے ہٹنا نہیں چاہتا۔ جتنا زیادہ سے زیادہ قریب رہے اتنا ہی اسے دلی راحت محسوس ہوتی ہے اور کہ اس بات کا زیادہ تر اور کھل کر تجربہ یہاں آنے پر ہوا۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ حضرت صاحب اتنے سارے کام کس طرح کر لیتے ہیں کاموں کی انہوں نے تفصیل دی ہے جن میں ملاقاتیں شامل ہیں۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام شامل ہیں اور اور بہت سی باتیں اور۔ اس کے بعد لکھا ہے کہ از خود دل میں یہ یقین پیدا ہونے لگتا ہے کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی مدد سے ہو رہا ہے۔ ورنہ ایک انسان کتنی بھی کوشش کرے۔ اتنے زیادہ کام نہیں کر سکتا۔ اور کبھی یہ محسوس نہیں ہوا کہ اتنے سارے کام کرنے کے بعد آپ تھکن محسوس کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے محسوس کرتے بھی ہوں لیکن اس کا کبھی اظہار نہیں ہوا۔ یہ بھی محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے آپ کو ایسا عزم اور مصمم ارادہ عطا کیا ہوا ہے کہ جماعت کے لئے ہر وہ کام جو کسی نہ کسی رنگ میں مفید ثابت ہو سکتا ہے اس میں آپ حصہ لیتے ہیں اور دوسروں کو ترغیب دیتے ہیں۔

اور یہ ساری باتیں یعنی آغا سیف اللہ صاحب سے مل کر قاضی منیر احمد صاحب سے مل کر اور فیض محمد صادق جو خاکسار کے چھوٹے بھائی ہیں' کا خط پڑھ کر دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا کہ ٹھیک ہے روزنامے کا کام ہے تو بہت مشکل اور اہم اور جانے کے لئے وقت نکالنے کی اجازت ہی نہیں دیتا۔ لیکن اس کے باوجود کیا ہی اچھا ہو کہ ہم بھی ہر سال جا کر تازہ دم ہو کر آیا کریں اور تازہ دم ہونے کے بعد الفضل کی خدمت میں جماعت کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کا پہلا کنونشن

ربوہ: ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کا پہلا کنونشن مورخہ 6- ستمبر 1996ء کو خلافت لائبریری ربوہ کے ہال میں ہوا- ایسوسی ایشن کے سرپرست محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد کی صدارت میں اس تقریب میں مکرم مسعود ناصر صاحب لاہور نے انٹرنیٹ کے موضوع پر ایک تفصیلی لیکچر دیا فاضل مقرر نے اس نظام کی خوبیوں اور عالمگیر وسعت کا ذکر کیا اور بتایا کہ لاگت کے لحاظ سے یہ نظام بے حد کم خرچ ہے- اور ابتدائی خرچ بھی بے حد معمولی ہے- انہوں نے اس نظام کے تحت دیئے جانے والے پیغامات کی تفاصیل بیان کیں- فاضل مقرر کے لیکچر کا ایک ذیلی عنوان "احمدی- انٹرنیٹ" پر تھا- انہوں نے بتایا کہ احمدیوں کی کئی Mailing List انٹرنیٹ پر چل رہی ہیں- امریکہ کینیڈا اور یورپ کے کئی احمدیہ مشن اور بیوت اس نظام سے منسلک ہیں-

انہوں نے بتایا کہ اس نظام سے ریسرچ میں بے حد آسانی ہو جاتی ہے- کوئی پرابلم ہو آپ کو دنیا بھر سے اس بارے میں مواد مل سکتا ہے- انہوں نے بتایا کہ اس نظام میں فیکس کو بھی ای میل E-MAIL میں بدلا جا سکتا ہے اس کے تحت مختلف ممالک میں بیٹھے ہوئے لوگ کسی موضوع پر کانفرنس بھی کر سکتے ہیں-

انہوں نے بتایا کہ یہ عالمی سطح پر آزاد نظام ہے اور کوئی حکومت اس میں مداخلت نہیں کرتی- اگرچہ ای- میل کا نظام شفاف ہے اور ہر کوئی اس کو دیکھ سکتا ہے- لیکن اگر آپ کوئی پیغام خفیہ طور پر دینا چاہیں تو آپ کو اس کے لئے ایک کوڈ بھی مل سکتا ہے اس پیغام کو وہی سمجھ سکے گا جو اس کوڈ کو جانتا ہو- فاضل مقرر نے عملی مظاہرہ کرکے اور چارٹس کے ذریعے اپنے لیکچر کو واضح کیا-

اس لیکچر کے بعد اس ایسوسی ایشن کو بہتر بنانے کے موضوع پر ایک اوپن ڈسکشن ہوئی جس میں ایسوسی ایشن کے ممبران اور دیگر لوگوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا-

آخر میں ایسوسی ایشن کے سرپرست محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب نے خطاب کیا انہوں نے بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ابتدائی زمانہ امامت میں ہی جماعتی دفاتر میں کمپیوٹر کے استعمال سے متعلق ہدایات فرمائیں تھیں- انہوں نے اس پر زور دیا کہ اس نظام سے صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ ٹاپ لیول کے عہدہ داران یعنی ناظر اور وکلاء صاحبان بھی اس کو سمجھ سکیں اور اس کے مختلف النوع فوائد سے آگاہ ہو سکیں- اس بارے میں بہت کمی ہے اور ضروری ہے کہ جلد از جلد اس کو سیکھا جائے-

انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ اگر ہم انگریزی کی بجائے اردو اور عربی کو اختیار کر سکیں تو عین ممکن ہے کہ زبان کی وسعت کے لحاظ سے بہت سے فوائد حاصل ہو سکیں-

انہوں نے تجویز کیا کہ ذیلی تنظیموں کے تحت ربوہ میں کمپیوٹر Labs بنائی جائیں تاکہ کمپیوٹر ایسے لوگوں کی دسترس میں بھی آجائے جو فی الحال اس کو خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے- اس طریق سے کمپیوٹر جاننے والے اور سیکھنے والے لوگوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو گا جس سے جماعت احمدیہ کے نظام کو کمپیوٹر پر ڈھالنے میں بہت سے فوائد حاصل ہو سکیں گے-

کمپیوٹر پروفیشنل ایسوسی ایشن کے اس پہلے کنونشن سے قبل اس ایسوسی ایشن کا آئین بنایا جا چکا ہے- اس تقریب کا اہتمام خلافت لائبریری کی انتظامیہ نے نہایت احسن رنگ میں کیا-

---

کسی پر اعتراض کرنے میں جلدی نہ کرو-
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آپ کا خط ملا

مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب دار الصدر شمالی ربوہ سے لکھتے ہیں-

بزرگوارم مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب

(سلام)

کچھ دن پہلے آپ نے اپنی تصنیفات کی جلدیں تحفۃً بھجوائی تھیں- شکریہ کی ادائیگی میں اس لئے دیر ہو گئی کہ چاہتا تھا کہ انہیں جستہ جستہ پڑھ کر آپ کی خدمت میں تحریر کروں گا- اب جبکہ آپ کی کتاب "نعم العطاء" پڑھ رہا ہوں رہا نہیں گیا-

میں ان چند خوش نصیب لوگوں میں سے ہوں- جو حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب کے شاگرد نہ ہوتے ہوئے بھی اکثر آپ کی کلاس میں شریک ہوتے رہے- اس اجمال کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ مجھے 1975-1980ء کے دوران اکثر جامعہ احمدیہ مکرم شمیر سوکیہ سے فرنچ سائنسی لٹریچر کے ترجمہ کے لئے جانا پڑتا تھا- اس وقت جامعہ کی چھت پر ساتھ ہی کچھ دور حضرت ماسٹر صاحب اپنی

باقی صفحہ 6 پر

ہماری تاریخ

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب جب نائیجیریا میں دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کر رہے تھے تو آپ نے اخبار ٹروتھ کے لئے متعدد مضامین رقم فرمائے- ان مضامین میں سے ایک طویل مضمون سلطان القلم کے عنوان سے لکھا گیا جو 2 فروری اور 9 فروری 1962ء کے شمارہ میں شائع ہوا- اس مضمون میں آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصانیف کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور یہ کہ حضرت صاحب کو چالیس ہزار

the TRUTH

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

عربی زبان کے مادے سکھائے گئے- آپ کی وفات پر جن اخبارات نے خراج تحسین ادا کیا ان میں سے آپ نے لندن ٹائمز' وکیل اور کرزن گزٹ اور علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ کا ذکر کیا اور حضرت صاحب کی جملہ تصانیف 1880 سے لے کر 1908ء تک کی فہرست بھی دی- حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے مضامین میں نائیجیریا کے احمدیوں اور غیر از جماعت دوستوں کو بہت سی اہم معلومات فراہم کیں- خاص طور پر نائیجیریا کی احمدی جماعت کے افراد نے ان مضامین سے بھرپور فائدہ حاصل کیا- اور انہیں بہت سے دوسرے افراد کے مقابلے میں دینی معلومات بڑھانے کا زیادہ بہتر موقعہ ملا- چونکہ یہ اخبار صرف ایک پینی میں دیا جاتا تھا اور بعض چیدہ چیدہ افراد جن کا تعلق مختلف مذاہب سے تھا انہیں اعزازی طور پر بھی ارسال کیا جاتا تھا اس لئے اس کی فراہمی آسان تھی اور اس کے قارئین کی تعداد خاصی زیادہ تھی- اس کے مضامین پر غور کرنے کے لئے اس اخبار کی انتظامیہ نے نائیجیریا بھر میں ایک سوسائٹی قائم کی جس کا نام "دی سوسائٹی آف دی ٹروتھ فل" تھا- اس کے لئے بیج انگلستان سے بنوائے گئے- اور قارئین کرام نے نہایت خوش دلی سے ان بیجوں کا استعمال کیا اور ہر گاؤں قصبے اور شہر کے لوگ جو اس سوسائٹی کے ممبر بنے گاہے گاہے آپس میں مل کر اخبار پر بھی تبصرہ کرتے تھے اور انہیں مضامین لکھنے کا شوق بھی پیدا ہوتا تھا- یہ مضمون سلطان القلم اور دیگر کئی ایسے ہی مضامین جو مکرم چوہدری رشید الدین صاحب نے اخبار کے لئے لکھے قارئین کے لئے ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا سبب بنتے رہے-

12 جنوری 1962ء کے شمارے میں محترم لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب جو نائیجیریا کے پہلے میڈیکل مشنری تھے' کا ایک مضمون "ایک عظیم الشان خدائی نشانی" کے عنوان سے شائع ہوا جس میں حضرت امام جماعت الثانی کے متعلق جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بتایا تھا اور جس طرح یہ ساری باتیں پوری ہوئیں اس کا ذکر کیا گیا- ڈاکٹر کرنل شاہ صاحب نے نائیجیریا میں اپنے عرصہ قیام کے دوران نہ صرف طبی خدمات سر انجام دیں بلکہ دعوت الی اللہ میں بھی بھرپور حصہ لیا- وہ ہفتہ واری دعوت الی اللہ کے لئے جماعت کے افراد کے ساتھ قریب کے دیہات میں تشریف لے جایا کرتے تھے- جہاں کسی درخت کے نیچے کھڑے ہو کر وہ دیگر مربیوں کے ساتھ تقریر میں حصہ لیتے تھے اور پمفلٹ تقسیم کرتے تھے- آپ نے نائیجیریا کے سالانہ جلسوں میں طبی خدمات بھی سرانجام دیں- اور اپنی تقاریر سے احباب کے ازدیاد ایمان کا موجب بھی بنے- اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب میں جگہ دے- آپ نے بھی اخبار ٹروتھ کے لئے کئی مضامین لکھے- جب جماعت کی طرف سے کسی اخبار میں کوئی مضمون چھپتا تھا تو محترم ڈاکٹر صاحب کا فوری طور پر پیغام تہنیت ملتا تھا- اور آپ اپنی انتہائی خوشی کا اظہار کرتے- حقیقت یہ ہے کہ طبی کاموں کے علاوہ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق ذوق تھا اور آپ خاصا وقت اس کام کے لئے بھی دیتے تھے-

محترم چوہدری محمد شریف صاحب مربی انچارج گیمبیا مشن مغربی افریقہ کا ایک مضمون ٹروتھ کے 20- اپریل 1962ء کے شمارے میں اس موضوع پر شائع ہوا کہ خدا تعالیٰ کا یہ قانون کبھی نہ بدلنے والا ہے کہ جو انسان اسی دنیا میں وارد ہوا ہے وہ ایک دن موت کا مزا چکھے گا- کلام الٰہی بھی اسی کی طرف ہماری توجہ دلاتے ہیں- آپ نے ایک نہایت ضروری مثال دے کر فرمایا کہ تمام انسان اس دنیا میں آکر اپنی زندگی کا عرصہ پورا کر کے موت کے ذریعے خدا تعالیٰ کے ہاں حاضر ہو جاتے ہیں- اسی طرح آپ کا ایک اور مضمون ٹروتھ میں 10 نومبر 1961ء کے شمارے میں شائع ہوا جس کا عنوان تھا "متنبہ کرنے والے کی بات سنیں" اس میں بھی تفصیل سے آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو ان کی ضرورت کے ماتحت رہنمائی عطا کرتا ہے اور رہنمائی دینے کے لئے کسی شخص کو مقرر فرماتا ہے کہ وہ دنیا کو متنبہ کرے- اسی موضوع پر محترم چوہدری محمد شریف صاحب کا مضمون شائع ہوا-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 26- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس (نیا)۔
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔ بھگارے بینگن۔
2-00 نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-9-25 (نیا)۔
3-00 عربی سیکھئے۔ (دوبارہ)۔
3-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم۔
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
6-00 درثمین حصہ 9 (دوبارہ)۔
6-30 متفرق پروگرام۔
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
8-00 عربی سیکھئے۔ (دوبارہ)۔
8-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم۔
9-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع 96-9-25 (دوبارہ)۔
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 سندھی پروگرام۔
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل المائدہ۔ بھگارے بینگن۔
1-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
2-00 اردو پروگرام۔ سیرت۔ رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حضرت بابو قاسم دین صاحب۔
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (سابقہ قسطیں (دوبارہ)۔
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 چینی پروگرام۔ (-) اصول کی فلاسفی۔
6-00 (شام) نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-9-26 (نیا)۔
7-00 کوئز پروگرام۔ سیرت پر۔ از مجلس خدام الاحمدیہ۔
7-30 الزامات کے جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ سیشن 9 94-1-31۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 بوسنین پروگرام۔
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

جمعہ 27- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام۔ بزم مشاعرہ عبید اللہ علیم کے ساتھ ایک شام جرمنی۔ حصہ دوم
2-00 نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 20-9-96
3-00 نارویجن زبان سیکھئے۔
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
6-00 کوئز پروگرام۔ سیرت از مجلس خدام الاحمدیہ۔
6-30 (صبح) الزامات کے جوابات از حضرت امام جماعت الرابع سیشن 9۔ 94-1-31 (دوبارہ)
7-00 اردو کلاس۔ (دوبارہ)۔
8-00 نارویجن سیکھئے (دوبارہ)۔
8-30 متفرق پروگرام
9-00 نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام بزم مشاعرہ عبید اللہ علیم کے ساتھ ایک شام جرمنی۔ حصہ دوئم۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام۔
3-00 (سہ پہر) کلام الٰہی کلاس (سابقہ اقساط دوبارہ)۔
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 درود شریف اور نظم۔
5-00 خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-9-27۔
6-15 (شام) ملاقات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
7-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی پروگرام۔ نصرت جہاں اکیڈمی جونیر سیکشن نمائش۔
8-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
9-00 ترکی پروگرام۔
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)۔
11-00 جرمن پروگرام

ہفتہ 28- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (نیا)۔
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
1-30 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)۔
2-30 فرنچ سیکھئے۔
3-00 خطبہ۔ از حضرت امام جماعت الرابع 96-9-27 (دوبارہ)۔
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)۔
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ نمائش نصرت جہاں اکیڈمی۔ جونیر سیکشن۔
7-00 (صبح) اردو کلاس۔ (دوبارہ)۔
8-00 فرنچ سیکھئے (دوبارہ)۔
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ملاقات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)۔
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت الرابع (نیا)
11-00 خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-9-27 (دوبارہ)۔
12-00 (دوپہر) طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
12-30 متفرق پروگرام
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس (سابقہ اقساط دوبارہ)۔
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 محفل سوال و جواب۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔ انصار اللہ اجتماع اسلام آباد یو۔کے ستمبر 1996ء۔
6-00 (شام) بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-9-18 (نیا)۔
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
8-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
9-00 عربی پروگرام۔
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

بقیہ صفحہ 5

مخصوص استادانہ طرز پر حضرت بانی سلسلہ کی کتب لفظاً لفظاً غیر ملکی طالب علموں کو پڑھا رہے ہوتے تھے۔ طالب علم کا غیر ملکی لہجے میں اردو پڑھنا بڑا اچھا لگتا تھا۔ جبکہ وہ حضرت بانی سلسلہ کی تحریرات پڑھ رہے ہوتے تھے اور بھی بھلا لگتا تھا۔ جن الفاظ پر طالب علم اٹکتا حضرت ماسٹر صاحب وہ لفظ اونچی اور واضح آواز میں بول کر اصلاح فرماتے اور اس لفظ کے معانی سمجھاتے۔ اور میں مکرم سوکیہ صاحب کے ترجمہ کو تحریر کرتا جاتا اور مکرم ماسٹر صاحب کی کلاس سے لطف اندوز بھی ہوتا رہتا۔

حضرت ماسٹر صاحب کے کچھ طالب علم تو فر فر اردو پڑھتے تھے۔ اس دوران کئی دفعہ لطیفے بھی ہوتے ہوں گے، کہ اکثر دبے دبے قہقہوں کی آواز آتی۔

میں حیران ہوتا تھا کہ باوجودیکہ پیرانہ سالی تھی، محترم ماسٹر صاحب باقاعدگی سے کلاس لیتے تھے۔ اور اسی دھوم دھڑکے کے ساتھ!

اب جبکہ میں نے "نعم العطاء" پڑھی۔ جامعہ احمدیہ کی چھت پر کا وہ سارا نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت ماسٹر صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آپ جو کہ حضرت ماسٹر صاحب کے مشن کو آگے لئے جارہے ہیں۔ آپ کو صحت اور تندرستی سے نوازے۔ اور دیر سے خدمت سلسلہ کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

میں آپ کی دو کتب کا تذکرہ کرنا ضروری خیال کرتا ہوں:۔

آپ نے Golden Guidelines کے عنوان سے یکصد (--) کا سلیس انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ جو اعلیٰ اور مختصر ہے۔ نصرت جہاں اکیڈمی میں اگر اسے شامل نصاب کر لیا جائے۔ تو میرا خیال ہے طلباء کی آئندہ زندگی۔ کے لئے یقیناً راہنما ثابت تو ہوگا ہی۔ اس سے ان کی انگریزی دانی پر بھی مثبت اثر پڑے گا۔ اکیڈمی میں شروع سے ہی انگریزی پڑھائی جارہی ہے۔ اگر 20 (---) ہر کلاس کے کورس میں رکھ لی جائیں۔ جو طلباء سارے سال کے دوران یاد کریں تو اس سے ان کے کردار کی تکمیل میں مثبت نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔

Moral Guide For Students

جو کہ آنمکرم نے مغربی افریقہ کے طلباء کے لئے تحریر کی تھی۔ دراصل یہ عالمی طلباء کمیونٹی کے لئے مارل گائیڈ ہے۔ بگڑتے ہوئے عالمی رجحانات کے پیش نظر اس قسم کی تحریرات طلباء کے مطالعے کے لئے از بس ضروری ہیں۔ بلکہ میری تو یہ تجویز ہے کہ ان عنوانات کو پھیلا کر "طلباء کے لئے" ایک مستقل کالم کے تحت "الفضل" میں ایک سلسلہ شروع کرنا چاہئے۔ جو یقیناً طلباء کی تربیت میں بے حد مددگار ہوگا۔ اور اس میں صاحبان تجربہ اپنے تجربات سے آگاہ کر سکتے ہیں۔

آپ کی شاعری پر میرا کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ آپ کی شاعری میں جو روانی پائی جاتی ہے۔ اس سے مجھے ہمالہ کی وہ ندیاں یاد آتی ہیں۔ جو صاف شفاف پانی ہمالہ کی اونچائی سے میدانوں میں لاتی ہیں۔ اور لہلہاتی کھیتیوں کی زندگی کا باعث بنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی دے۔ اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل
آج کے پروگرام

اتوار 22- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
1-00 دین حق کی تعلیم- روحانی خزائن
1-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق ازبی- اے رفیق صاحب
2-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ (96-9-21) (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں (نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع-(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے-
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 چینی زبان سیکھئے-
8-30 حکایات شیریں
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع 96-9-21 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)
11-00 سندھی پروگرام
12-00 (دوپہر) دین حق کی تعلیم- روحانی خزائن
12-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق ازبی- اے- رفیق صاحب
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 ترجمہ کلام الہی کلاس- (سابقہ قسطیں (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 محفل سوال وجواب حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ جرمن مہمانوں کے ساتھ- مورخہ 96-8-30
6-30 (شام) ملاقات حضرت امام جماعت الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
7-30 اراؤنڈ دی ورلڈ- لندن موٹر شو-
8-00 لقاء مع العرب
9-00 البانین پروگرام- محفل سوال و جواب- حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ بوسنین البانین احباب کے ساتھ سٹٹ گرٹ جرمنی میں 96-8-29 پارٹ دوئم-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-(نیا)
11-00 جرمن پروگرام

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم نصراللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ بعارضہ بخار گزشتہ چند دنوں سے بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرم عبدالمالک صاحب ولد عبدالغفار ٹالوالے دارالنصر غربی ربوہ شوگر مل لالیاں میں مورخہ 96-9-15 کو ایک وزنی مشین گرنے کی وجہ سے سخت زخمی ہو کر تکلیف میں ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں- مکمل صحت کے لئے درخواست دعا ہے-

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سید رفیق صاحب بخاری کو مورخہ 96-8-5 کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے- بچی کا نام "آئزہ بخاری" تجویز ہوا ہے- نومولودہ محترمہ قریشی نورالحق صاحب تنویر استاد جامعہ احمدیہ کی نواسی اور محترم سید شفیق بخاری صاحب آف سیالکوٹ کینٹ کی پوتی ہے- احباب کرام سے عزیزہ کی درازی عمر' نیک اور حقیقی معنوں میں خادمہ دین بننے کی درخواست ہے-

تبدیلی ٹیلی فون نمبر

○ مکرم مظفر احمد صاحب ڈوگر مربی سلسلہ نظارت اشاعت (سمعی و بصری) کا فون نمبر 562 سے بدل کر اب 212876 ہو گیا ہے- احباب نوٹ فرمالیں-

اعلان داخلہ

○ ہیلے کالج آف کامرس پنجاب یونیورسٹی لاہور نے بی کام کے صبح و سہ پہر پروگرامز برائے 97-96ء میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- چند سیٹیں سیلف فنانس پر بھی آفر کی جا رہی ہیں-

داخلہ فارم کالج آفس نیو کیمپس لاہور سے دستیاب ہونگے- ہر لحاظ سے مکمل درخواستیں یکم اکتوبر 96ء تک کالج آفس میں موصول ہو جانی چاہئیں- مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "جنگ" 17- ستمبر 96ء کا ملاحظہ کریں-

○ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور کالج آف ویٹرنری سائنسز لاہور میں تعلیمی سال 96-95ء کے لئے مندرجہ ذیل ڈگری کورسوں میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں- ہر لحاظ سے مکمل درخواستیں متعلقہ ڈین / ناظم ادارہ اور پرنسپل کے دفتر میں بروز جمعرات 10- اکتوبر 96ء تک پہنچ جانی چاہئیں-

(1) B.Sc. آنرز ایگریکلچر (2) B.Sc. آنرز اینیمل ہسبنڈری (Husbandary)
(3) DVM (فیصل آباد و لاہور کیمپس)
(4) B.Sc. ایگریکلچرل انجینئرنگ
(5) B.Sc. ہوم اکنامکس (2 سالہ کورس برائے خواتین)

داخلہ فارم و پراسپکٹس نیشنل بینک آف پاکستان کی زرعی یونیورسٹی برانچ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں- DVM کورس لاہور کیمپس میں داخلہ کے امیدواروں کو فارم لاہور آفس سے دستیاب ہونگے- مندرجہ بالا ڈگری کورسوں میں کچھ سیٹیں سیلف فنانس کی بنیاد پر داخلہ کے لئے مختص کی گئی ہیں- مزید معلومات کے لئے روزنامہ "جنگ" مورخہ 17 ستمبر 96ء کا ملاحظہ کریں-

اہم اعلان

○ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے تحت ہونے والا مقابلہ کا امتحان جو 17- اکتوبر 96ء سے شروع ہونا تھا بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے اس کی تاریخ بڑھا کر 21- نومبر 96ء کر دی گئی ہے- ٹائم ٹیبل کا بھی جلد اعلان کر دیا جائے گا- بحوالہ روزنامہ ڈان 15- ستمبر 96ء

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

پھر مجھے اس کے لگانے کا کیا فائدہ- بوڑھے نے کہا- بادشاہ سلامت اگر ہمارے بزرگ یہی خیال کر کے کوئی درخت نہ بوتے تو آج ہم ان کا پھل کھانے سے محروم رہتے- انہوں نے بویا- تو ہم نے کھایا- ہم بوئیں گے تو ہماری نسلیں کھائیں گی- بادشاہ کو اس کی یہ بات بہت پسند آئی- اور اس نے کہا زہ- بادشاہ نے اپنے وزیر کو یہ کہہ رکھا تھا کہ میں جس کی بات پر زہ کہا کروں تم اسے چار ہزار روپے کی تھیلی انعام دے دیا کرو- چنانچہ جب بادشاہ نے زہ کہا- تو وزیر نے چار ہزار کی تھیلی بوڑھے کے آگے رکھ دی- اس پر بوڑھے نے کہا- آپ تو کہتے تھے کہ یہ درخت میری زندگی میں پھل نہیں دے گا- مگر دیکھئے اس نے تو مجھے لگاتے لگاتے ہی پھل دے دیا- اس پر بادشاہ نے پھر زہ کہا اور وزیر نے پھر ایک تھیلی بوڑھے کو دے دی- اور اس پر بوڑھے نے کہا دیکھئے بادشاہ سلامت یہ کیسا عجیب درخت ہے- اور درخت تو سال میں ایک دفعہ پھل دیتے ہیں- اس نے مجھے دو دفعہ پھل دیئے ہیں- اس پر بادشاہ نے پھر زہ کہا- اور وزیر نے تیسری تھیلی اس کو دے دی- آخر بادشاہ نے کہا- یہاں سے چلو- یہاں سے چلو- یہ بوڑھا تو ہمارا خزانہ خالی کرالے گا-

اس قصے میں خواہ وہ واقعہ میں ہوا ہو یا نہ ہوا ہو- حقیقت میں ایک بہت بڑا سبق ملتا ہے- کہ پہلوں نے قربانیاں کیں- جن کا ہم نے پھل کھایا- ہم قربانیاں کریں گے تو آئندہ نسلیں فائدہ اٹھائیں گی- اور درحقیقت اصلی قربانی وہی ہے- جو قوم کے لئے کی جائے-

(از خطبہ 13- فروری 1925ء)

بقیہ صفحہ 4

سلسلہ میں مکرم مولوی محمد یار عارف صاحب کا ایک فقرہ بہت پیارا لگ رہا ہے وہ لکھتے ہیں "مکرم جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ لاہور نے لکھا ہے کہ ان کی تقریر شروع سے آخر تک یوں ہوتی تھی جیسے ریکارڈ پر سوئی لگا دی گئی ہو اور گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد سوئی ہٹائی گئی ہو- مجھے تو ان کی ساری زندگی ہی اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ طالب علمی کے زمانہ سے ہی ان کی زندگی کی سوئی خدمت- احمدیت کے ریکارڈ پر لگا دی گئی اور جب ان کی موت آئی تو گویا وہ سوئی ہٹالی گئی-"

مربی سلسلہ برادرم محمد افضل ظفر صاحب کی یہ قابل قدر پونے تین صد صفحات کی دلچسپ کتاب پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ ابھی تو بہت سی باتیں باقی ہیں- اور یہ بھی کہ جیسے ظفر صاحب نے حضرت مولانا صاحب کے ہزاروں شاگردوں اور ان کی محبت و عقیدت کا دم بھرنے والوں کو چیلنج کیا ہو-

بقیہ صفحہ 4

خدمت میں اسی طرح مصروف ہو جایا کریں جس طرح کہ ہمارے خدا نے توفیق دی ہوئی ہے-

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
دکان 6 حکیم آرکیڈ حسین آگاہی- ملتان
ہمارے ہاں ہمہ قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائٹر: چوہدری تجمل اشفاق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 19- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے بھائی اور پیپلزپارٹی (بھٹو شہید گروپ) کے چیئرمین میر مرتضٰی بھٹو جمعہ کی شب کراچی میں اپنے گھر 70 کلفٹن سے چند گز دور پولیس کے ساتھ فائرنگ کے ایک مقابلے کے بعد اپنے 6 ساتھیوں کے ہمراہ ہلاک ہو گئے۔ میر مرتضٰی بھٹو کی عمر 42 سال تھی۔ بتایا گیا ہے کہ میر مرتضٰی بھٹو یوسف گوٹھ سرجانی ٹاؤن میں ایک پبلک میٹنگ سے خطاب کرنے کے بعد واپس اپنے گھر آ رہے تھے کہ ان کے گھر سے چند گز دور پولیس نے ان کے گارڈز کی ایک گاڑی کو روکنے کا اشارہ دیا۔ گارڈز اور پولیس میں اس موقع پر فائرنگ شروع ہو گئی۔ جس میں میر مرتضٰی بھٹو کو چھ گولیاں لگیں جن میں سے ایک ان کی گردن میں لگی۔ ان کو فوری طور پر نزدیکی مڈ ایسٹ ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے۔ کم از کم سات افراد شدید زخمی ہیں جن میں سے دو پولیس والے ہیں۔ یہ واقعہ رات ساڑھے آٹھ بجے کے قریب پیش آیا۔

○ بیگم نصرت بھٹو جو لندن میں تھیں اس واقعہ کی اطلاع ملنے پر فوراً پاکستان کے لئے روانہ ہو گئیں۔

○ میر مرتضٰی بھٹو پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے صاحبزادے تھے۔ مسٹر بھٹو کو سپریم کورٹ کے حکم کے تحت 1979ء میں پھانسی دی گئی تھی۔ مسٹر بھٹو کے دو بیٹے تھے۔ جن میں سے چھوٹا بیٹا شاہنواز بھٹو فرانس میں پراسرار طور پر ہلاک ہو گیا تھا۔ مسٹر بھٹو کی وزارت عظمٰی سے معزولی کے بعد دونوں بیٹے بیرون ملک چلے گئے تھے جہاں ان پر دہشت گردی کے الزامات عائد کئے گئے تھے۔ میر مرتضٰی بھٹو پر دہشت گردی کے الزامات کے تحت کئی مقدمات چل رہے تھے چنانچہ 1993ء کے انتخابات کے تھوڑا عرصہ بعد جب وہ پاکستان آئے تو ان کو ایئرپورٹ پر ہی گرفتار کر لیا گیا۔ کئی ماہ جیل میں رہنے کے بعد ان کی تمام مقدمات میں ضمانت ہو گئی۔ مرحوم مرتضٰی بھٹو اپنی بہن بے نظیر بھٹو کے سیاسی مخالف تھے لیکن ان کو زیادہ پذیرائی حاصل نہ ہو سکی۔ گزشتہ دنوں دونوں بہن بھائی کی صلح کی خبریں بھی ملی تھیں۔ چند روز قبل مرتضٰی بھٹو کے ایک اہم ساتھی کو گرفتار کیا گیا تھا جس پر بھارت کی مدد سے دہشت گردی کے الزامات عائد کئے گئے تھے۔

○ وزیر اعظم اپنے بھائی کی ہلاکت کی خبر سن کر فوری طور پر کراچی پہنچ گئیں انہوں نے حکومت سندھ کو واقعے کی تحقیقات کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں ایک ایم پی اے کے بیٹے کو گرفتار کر کے تھانے لیجانے کے واقعے کے خلاف حزب اقتدار اور حزب اختلاف نے مشترکہ واک آؤٹ کیا۔ اس کے بعد اسمبلی نے مشترکہ طور پر ایک قرارداد منظور کی جس میں ایس پی میجر مبشر کو فوری طور پر معطل کرنے اور لاہور بدر کرنے کو کہا گیا اور ان کی ملازمت کے باقی ایام کے دوران ان کو لاہور میں تعینات نہ کرنے کو کہا گیا۔ اسمبلی کے اجلاس کی صدارت ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور موہل نے کی انہوں نے پولیس کے خلاف سخت ریمارکس دیئے۔

○ اپوزیشن مسلم لیگ (ن) نے میجر مبشر کی معطلی اور پنجاب اسمبلی کے ایک رکن کے بیٹے کے خلاف پولیس کارروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی کا اقدام قانون کی پامالی کے مترادف ہے۔ اراکین اپنے فیصلے پر نظرثانی کریں۔ قانون سب کے لئے برابر ہے کوئی مہذب معاشرہ ذمہ داری کا ثبوت دینے والے افسر کو معطلی کی سزا نہیں دیتا۔ ایسا کرنے سے اراکین پنجاب اسمبلی کے خلاف عوامی ردعمل بڑھے گا۔ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت اور نائب صدر ریٹائرڈ جنرل مجید ملک نے اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ ڈکیتیوں پر یہ ایوان کیوں حرکت میں نہ آیا یہ اقدام قابل مذمت ہے اور اپوزیشن نے حمایت کی تو یہ زیادہ قابل مذمت ہے۔

○ ایم پی اے اور مشیر وزیر اعلیٰ مسٹر نذر عباس بھٹی کے بیٹے مبشر بھٹی کے بارے میں پولیس نے پنجاب اسمبلی کو جو جواب بھیجا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ 16 سالہ مبشر کے پاس لائسنس تھا نہ گاڑی کے کاغذات۔ کیولری گراؤنڈ کے ناکے پر گاڑی رکوانے کا اشارہ کیا گیا لیکن اس نے گاڑی اپنے گھر کے باہر جا کر روکی۔ گاڑی میں بیٹھی خاتون پہلے ہی گھر کے اندر جا چکی تھی۔ مبشر نے تھانے آتے ہوئے گاڑی خود ڈرائیو کی۔ حافظ آباد کے رجسٹریشن آفس کے مطابق ایچ زیڈ ایک سے 6 نمبر تک کسی گاڑی کو ابھی تک الاٹ نہیں کیا گیا۔ اس گاڑی کا نمبر "ایچ زیڈ ایک" تھا۔

○ میجر مبشر کی معطلی کے بارے میں ماہرین کا کہنا ہے کہ پنجاب اسمبلی نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔ استحقاق صرف رکن کا ہوتا ہے فیملی کا نہیں ہوتا۔ مسٹر جسٹس نسیم حسن شاہ نے کہا کہ رکن اسمبلی کا استحقاق اس وقت مجروح ہوتا ہے جب اس کے کام میں بطور رکن اسمبلی رکاوٹ پیدا کی جائے اگر کوئی پولیس والا فیملی کے ساتھ جانے والے جج کو روکے تو جج توہین عدالت کی کارروائی نہیں کر سکتا۔ مسٹر خالد رانجھا ایڈووکیٹ نے کہا کہ اسمبلی کا حکم سیاسی مداخلت ہے ایسے احکام صرف برطانوی راج میں دیئے جاتے تھے۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور موہل نے کہا ہے کہ اگر سپیکر کے فیصلے پر عمل نہ ہوا تو معاملہ دوبارہ اسمبلی میں اٹھایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میجر مبشر کی معطلی کا فیصلہ ارکان کے احساسات کے تحت کیا گیا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ رولنگ پر عمل درآمد کرے۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ حکومت نے اسمبلی کے فیصلے پر عمل درآمد نہ کرایا تو اگلے اجلاس میں دیکھیں گے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری بیرونی ممالک کے دورے سے وطن واپس پہنچے تو ان کا استقبال کرنے کے لئے وزیر اعظم ایئرپورٹ پر موجود نہیں تھیں۔ تاہم وفاقی وزراء جنرل نصیر اللہ خان بابر اور ملک غلام مصطفٰی کھر موجود تھے۔ جنرل بابر نے کہا کہ وہ صدر کا استقبال کرنے کے لئے ذاتی حیثیت سے آئے ہیں۔ اپنی آمد کے فوری بعد صدر مملکت دونوں وفاقی وزراء کے ہمراہ پی اے ایف ایئربیس لاؤنج میں پہنچ گئے۔ صدر مملکت کو صحافیوں سے دور رکھنے کی کوشش کی گئی۔ بہت سے اخبار نویسوں کو چکلالہ ایئربیس کے گیٹ سے ہی واپس بھیج دیا گیا۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد کی زیر قیادت وفد بین الپارلیمانی یونین کانفرنس میں شرکت کے لئے بیجنگ روانہ ہو گیا ہے۔

○ اپوزیشن نے سول نافرمانی کی تیاریاں مکمل کر لیں۔ معین قریشی جیسی نگران حکومت کسی کو قبول نہیں ہو گی۔ نادہندگان کی لسٹیں شائع کرنے کا مقصد مسائل سے لوگوں کی توجہ ہٹانا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت نے کہا ہے کہ لاہور میں 7- اکتوبر کی ریلی حکومت کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہو گی۔ امن عامہ کی صورت حال مہنگائی اور رشوت جیسے مسائل حکمرانوں کی طرف سے عوام کے لئے تحفہ ہیں۔

○ وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ مسٹر نواز شریف نے ابھی 58 کروڑ روپے تسلیم کئے ہیں حکومت پورے 7- ارب نکلوا لے گی۔ اپوزیشن لیڈر باقی رقم کا بھی بعد میں اقرار کریں گے انہوں نے کہا کہ جب احتساب کے لئے باقاعدہ ادارہ موجود ہے تو پھر کسی اور ادارے کی کیا ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالتیں ساتھ نہیں دے رہیں۔ احتساب کیسے ہو گا۔ اگر عدالتیں جلد انصاف فراہم کرتیں تو کوئی بھی بدعنوان اور قرضہ خور باہر نہ ہوتا۔ ہم جسے پکڑتے ہیں عدالتیں ریلیف دے دیتی ہیں۔ دو سال سے تمام کیسوں کے چالان عدالتوں میں پیش کر چکے ہیں مگر اب تک کسی ایک کا بھی فیصلہ نہیں ہوا۔ شہباز شریف کیس کے ذکر میں انہوں نے کہا کہ میرٹ تو دور کی بات ہے ابھی تو کمر کے درد کی بات ہو رہی ہے وہ ثابت کر رہے ہیں کہ کمر میں درد ہے ہم کہہ رہے ہیں یہ سب فراڈ ہے۔ فیصلہ کب ہو گا یہ کوئی نہیں جانتا۔

○ حکومت احتسابی کمیشن بنانے کے لئے قومی اسمبلی میں بحث پر آمادہ ہو گئی ہے۔

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

ANNOUNCEMENT
We offer modern Homoeopathic and Psychotherapeutic facilities.
Write or contact to get rid of your psychological & physiological problems such as Anxiety, Depression Phobia, Insomnia, Aggression, Children and marital adjustment problems etc.
CONSULTANT
MIAN SALMAN A. BABER
M.Sc.(Applied Psychology) DHMS RHMP
A STEP AHEAD IN SERVING HUMANITY
MIAN ATTA ULLAH PSYCHIC - CARE CENTRE
252/4 Islampura, Toba Tek Singh, Ph. 511256

مردوں کیلئے خاص دوائیں
سفوف بنولہ • سفوف تالمکھانہ
زدجام عشق خاص • حب اکسیر الرجال
امساکین • حب مقوی
مزید مشورہ و علاج کے لئے مطب میں تشریف لائیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

بیرونی ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
A-3 بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 294930 270704
ٹیلیکس TIX-54592 PD. ISO

فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
دوا تاثیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲۵۰ روپے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534